69790 ـ والدہ کی جانب سے صرف ایک بیٹے کو تحفہ جات دینے کا حکم

سوال

میرے والد نے اپنا تعمیر کردہ مکان والدہ کے نام کر لگا دیا حالانکہ والدہ نے کوئی قیمت ادا نہیں کی تھی، اور میری والدہ نے ایک فلیٹ میرے بھائی کے نام لگا دیا، حالانکہ میرے بھائی نے صرف اس کی مرمت کروائی تھی، اس کے علاوہ والدہ نے میرے بھائی کو ایک بڑی دوکان بھی دی جس کے کرایہ سے وہ اپنی ضروریات پوری کرتا ہے، اور اسی طرح اسے ایک جگہ بھی دی جہاں وہ کام کاج کرتا ہے، اور والدہ کا کہنا ہے کہ یہ اس نے اپنے بیٹے کو ہبہ کیا ہے، اور والد صاحب کی وفات کے بعد عمارت میں سے مجھے کچھ بھی دینا منظور نہیں کیا، بلکہ کہتی ہے کہ: وہ اس کے نام ہے اور اس میں میرا کوئی حق نہیں، اگر میں فوت ہو جاؤں تو پھر تیرا اس میں حصہ ہوگا، یہ علم میں رہے کہ میرے والد صاحب نے اپنے سوگواران میں مجھے یعنی بیٹی اور میرے بھائی اور والدہ کے علاوہ کوئی اور وراث نہیں چھوڑا، اس میں شرعی رائے اور حل کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

خاوند کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی بیوی کو اپنے مال میں سے جو چاہے ہبہ کر دے، اور اس میں بیوی اور اپنی اولاد کے مابین عدل کرنا واجب نہیں لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ ایسا کرنے میں ورثاء کو نقصان اور ضرر دینے کا مقصد نہ ہو.

دوم:

اللہ سبحانہ وتعالی نے ماں اور باپ پر اپنی اولاد کو عطیہ دینے میں عدل و انصاف کرنا واجب کیا ہے، اس لیے والدین کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی ایک بیٹے یا بیٹی کو دے اور باقی کو نہ دے، اور اگر وہ ایسا کریں تو پھر اس کا حل یہ ہے کہ یا تو وہ عطیہ واپس لے لیں، یا پھر باقی سب اولاد کو بھی اتنا ہی دیں تا کہ عدل و انصاف ہو سکے.

اور آپ کی والدہ نے آپ کے بھائی کو جو فلیٹ اور دوکان، اور جگہ دی ہے وہ حرام امور میں شامل ہوتا ہے، اس پر واجب ہے کہ وہ آپ کے درمیان عدل و انصاف کرے.

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ ان کے باپ انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے

اور عرض كيا:

اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ و سلم ميں نے اپنے اس بيٹے كو ايك غلام عطيہ كيا ہے، تو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" كيا تم نے اپنے سب بيٹوں كو اسى طرح ہبہ كيا ہے ؟

تو انہوں نے جواب نفى ميں ديا، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم فرمانے لگے:

" اس سے واپس لے لو "

صحيح بخارى حديث نمبر (2446) صحيح مسلم حديث نمبر (1623).

اور بخارى شريف كى روايت كے الفاظ يہ ہيں:

تم اللہ تعالى كا تقوى اختيار كرتے ہوئے اس سے ڈرو اور اپنى اولاد كے مابين عدل كرو "

صحيح بخارى حديث نمبر (2587).

نعمان بن بشير رضى اللہ تعالى عنہما كہتے ہيں كہ ميرے والد نے اپنا عطيہ واپس لے ليا.

اور سوال نمبر (67652) كے جواب ميں يہ بيان ہو چكا ہے كہ: والدہ كے ليے اپنى اولاد كو كوئى چيز عطيہ يا ہبہ كرنے ميں عدل و انصاف كرنا واجب ہے، اور اس كے ليے عدل يہى ہے كہ وہ اپنى اولاد ميں سے بيٹے كو دو بيٹيوں جتنا عطيہ دے، كيونكہ اللہ تعالى كى تقسيم سے زيادہ عدل و انصاف والا نہيں.

واللہ اعلم .